جب منصور عباسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو ایرانیوں کی ایک جماعت کو بلوایا جن کو بعرعر کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ عقل و سمجھ سے کورے تھے یہ جماعت سو افراد پر مشتمل تھی منصور نے ان لوگوں کو قیمتی ریشمی کپڑوں اور مال و دولت سے نوازا اور مترجم کے ذریعے ان سے کہا میرا ایک دشمن ہے وہ رات کو میرے پاس آئے گا تم نے اُسے قتل کرنا ہے ۔جب رات آئی تو وہ لوگ ہتھیار سجا کر منصور کے حکم کی تعمیل کیلئے تیار ہو گئے منصور نے امامؑ کو اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ آپ اکیلے آئیں گے اور مترجم سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ یہ وہ دشمن ہے جس کو تمہیں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسے قتل کر دو، مگر جب امامؑ محل میں داخل ہوئے تو وہ لوگ جیسے کتا اپنے مالک کے سامنے دم ہلاتا ہے اس طرح کی آوازیں نکالتے ہوئے ہتھیار پھینک کر ہاتھوں کو جوڑ کر آگے بڑھے اور امامؑ کے آگے سجدے میں گر پڑے اور اپنے

چہرے زمین پر رگڑنے لگے منصور یہ دیکھ کر ڈر گیا اور بولا آپؑ کو کس نے بلوایا ہے امامؑ نے فرمایا: "تو نے بلوایا ہے اور میں غسل کر کے کافور لگا کر آیا ہوں"۔ منصور نے کہا اللہ کی پناہ، آپؑ ایسا سمجھ کر آئے تھے جایئے آرام کریں گھر جایئے۔ امامؑ تو گھر چلے گئے مگر وہ لوگ سجدے میں ہی پڑے رہے منصور نے مترجم سے کہا ان سے کہو اُٹھ جائیں اور یہ بتائیں کہ بادشاہ کے دشمن کو قتل کیوں نہیں کیا مترجم نے پوچھا تو وہ بولے: "کوئی اپنے محسن و مالک کو بھی مارتا ہے، یہ وہ ہستی ہے جو روز ہمارے پاس آتی ہے اور جس شفقت سے باپ بچوں کو پالتا ہے یہ ہمیں پالتی ہے اور ہم اس کے سوا کسی کو اپنا مالک نہیں جانتے" منصور یہ سن کر ڈر گیا اور اُسی رات کے اندھیرے میں انہیں واپس اپنے علاقے میں لوٹ جانے کا حکم دیا اور اس کے بعد امامؑ کو زہر دے کر قتل کیا۔

(مشارق انوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المومنین علیہ السلام، صفحہ 150)